بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ توحید کا قیام کر کے محبت الٰہی دلوں میں پیدا کروں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24 مارچ 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا 23 مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بیعت کے ذریعہ سے بنیاد رکھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود جس کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی وہ میں ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ توحید کا قیام کر کے محبت الٰہی دلوں میں پیدا کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مقام و مرتبہ مجھے آنحضرت ﷺ کی پیروی اور آپؐ سے سچے عشق کی وجہ سے ملا ہے، اس لئے تمام دنیا کے لئے یہ پیغام ہے کہ اس رسول ﷺ سے محبت کرو اور اس کی پیروی کرو۔ اس سے خدا تعالیٰ سے بھی تعلق قائم ہو گا اور حقیقی موحد بھی بن سکو گے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی قسم کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ یہ ہے وہ مقام اور محبت آنحضرت ﷺ سے جس کا آپ نے ہمیشہ بھرپور اظہار کیا اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس بات کی تلقین کی کہ وہ اس محبت اور مقام کو اپنے سامنے رکھیں۔ ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام سے آنحضرت ﷺ کے مقام کو کم کرتے ہیں۔ اور آج کل الجیریا میں بھی احمدیوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے اور الزام لگا کر انہیں جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ جہاں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے وہاں ہماری یہ دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے، وہ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق توحید کے قیام اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آیا تھا۔ اور آپ علیہ السلام کو کس قدر تڑپ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کی چنگاری دوسروں کے دلوں میں بھی پیدا ہو جائے، اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں۔ ”کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتا نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے، تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا، تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ پس یہ تعلق ہے خدا تعالیٰ سے جس کو ہم نے حاصل کرنا اور قائم کرنا ہے جو آپؑ اپنے ماننے والوں سے چاہتے ہیں کہ یہ معیار حاصل ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں اگر آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے نام پر فتنہ و فساد اور قتل و غارت کرنے والے تو بہت لوگ ہیں لیکن کیا کوششیں کی ہیں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے مقام کو دنیا سے منوانے کے لئے اور اسلام اور قرآن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے۔ آپ علیہ السلام کے الفاظ صرف منہ کا دعویٰ نہیں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی اور غیر بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ سے عشق اور محبت کا اظہار آپ کے دل کی آواز، آپ کے ہر عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور انحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ ﷺ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا ادراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں دین کے دو ہی حصے ہیں ایک خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔ ایک جگہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ فرمایا کہ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔ یہ باتیں آپؑ نے صرف لکھنے کے لئے نہیں لکھ دیں یا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا کہ آپ کو بنی نوع سے محبت ہے اور سب سے زیادہ محبت ہے۔ اس کے عملی اظہار بھی آپ علیہ السلام کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کا لگایا ہوا یہ بیج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول رہا ہے، ہم نے اگر اس کی سبز شاخیں بننا ہے تو ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت، آنحضرت ﷺ سے عشق اور اپنے اعمال اور نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کو اس طرح بنائیں کہ ہمارے ہر عمل سے یہ نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی